روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 22 مارچ 2013ء 9 جمادی الاول 1434 ہجری 22 امان 1392 ہش جلد 63-98 نمبر 67

تمام انبیاء کا مشترکہ پیغام

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

اور ہم نے تجھ سے پہلے کوئی رسول نہیں بھیجا مگر ہم اس کی طرف وحی کرتے تھے کہ یقیناً میرے سوا کوئی معبود نہیں پس میری ہی عبادت کرو۔ (الانبیاء:26)

اور یقیناً ہم نے ہر امت میں ایک رسول بھیجا کہ اللہ کی عبادت کرو اور بتوں سے اجتناب کرو۔ (النحل:37)

اخلاق عالیہ حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ

حضرت مسیح موعود نے اپنا اور اپنی جماعت کا شناختی نشان نماز کو قرار دیا ہے۔ (ظہور احمد موعود ص55)

اور فرمایا کہ تم پنجوقتہ نماز اور اخلاقی حالت سے شناخت کئے جاؤ گے۔ (مجموعہ اشتہارات جلد 3 ص48)

حضرت میر محمد اسماعیل صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود ارکان دین میں سب سے زیادہ زور نماز پر دیتے تھے اور فرماتے تھے کہ نمازیں سنوار کر پڑھا کرو۔ (سیرت المہدی جلد 3 ص126)

آپ کی ابتدائی زندگی اس حدیث کا منظر پیش کرتی ہے جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سات آدمی سایہ رحمت الٰہی کے نیچے ہوں گے ان میں سے ایک وہ ہوگا جس کا دل خانہ خدا سے اٹکا رہتا ہے۔

(صحیح بخاری کتاب الاذان باب من جلس فی مسجد حدیث 620)

حضرت مسیح موعود کو شروع سے ہی نماز کے ساتھ گہرا تعلق اور ایک فطری لگاؤ تھا جو عمر کے آخر تک گویا ایک نشہ کی صورت میں آپ کے دل ودماغ پر طاری رہی۔ آپ کے ابتدائی سوانح میں یہ عجیب واقعہ ہے کہ جب آپ کی عمر نہایت چھوٹی تھی تو اس وقت آپ اپنی ہم سن لڑکی سے (جو بعد کو آپ سے بیاہی گئی) فرمایا کرتے تھے کہ دعا کر کہ خدا میرے نماز نصیب کرے یہ فقرہ بظاہر نہایت مختصر ہے مگر اس سے عشق الٰہی کی ان لہروں کا پتہ چلتا ہے جو مافوق العادت رنگ میں شروع سے آپ کے وجود پر نازل ہو رہی تھیں۔ حضرت مسیح موعود نے اپنے انہی فطری رجحانات کا نقشہ کھینچتے ہوئے ایک مقام پر لکھا ہے کہ:

............مَکَانِیُ وَالصَّالِحُوْنَ اِخْوَانِیُ وَ ذِکْرُاللّٰہِ مَالِیُ وَخَلْقُ اللّٰہِ عَیَالِیُ

فرماتے ہیں کہ اوائل ہی سے بیت الذکر میرا مکان، صالحین میرے بھائی، یاد الٰہی میری دولت ہے اور مخلوق خدا میرا اعیال اور خاندان ہے۔ (تاریخ احمدیت جلد اول ص53)

قادیان کے قریب کے گاؤں کا ایک معمر ہندو جاٹ بیان کیا کرتا تھا کہ میں (حضرت) مرزا غلام احمد صاحب سے بیس سال بڑا ہوں۔ آپ کے والد مرزا غلام مرتضیٰ صاحب کے پاس میرا بہت آنا جانا تھا میرے سامنے کئی دفعہ ایسا ہوا کہ کوئی بڑا افسر یا رئیس مرزا غلام مرتضیٰ صاحب سے ملنے کے لئے آتا تھا تو باتوں باتوں میں ان سے پوچھتا تھا کہ مرزا صاحب آپ کے بڑے لڑکے (یعنی مرزا غلام قادر) کے ساتھ تو ملاقات ہوتی رہتی ہے۔ لیکن آپ کے چھوٹے بیٹے کو کبھی نہیں دیکھا۔ وہ جواب دیتے تھے کہ ''ہاں میرا دوسرا لڑکا غلام قادر سے چھوٹا ہے تو سہی پر وہ الگ ہی رہتا ہے'' .... پھر وہ کسی کو بھیج کر مرزا صاحب کو بلواتے تھے چنانچہ آپ آنکھیں نیچی کئے ہوئے آتے اور والد صاحب کے پاس ذرا فاصلہ پر بیٹھ جاتے اور یہ عادت تھی کہ بایاں ہاتھ اکثر منہ پر رکھ لیا کرتے تھے اور کچھ نہ بولتے اور نہ کسی کی طرف دیکھتے۔ بڑے مرزا صاحب فرماتے ''اب تو آپ نے اس دلہن کو دیکھ لیا''۔ بڑے مرزا صاحب کہا کرتے تھے کہ میرا یہ بیٹا مسیتڑ ہے نہ نوکری کرتا ہے نہ کماتا ہے اور پھر وہ ہنس کر کہتے کہ چلو تمہیں کسی مسجد میں مقرر کروا دیتا ہوں۔ دس من دانے تو گھر میں کھانے کو آ جایا کریں گے۔ (تذکرۃ المہدی ص299-300 از پیر سراج الحق نعمانی)

دینی علم کے بے بہا خزانے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

سب سے پہلے تو قرآن کریم کا علم حاصل کرنے کے لئے، دینی علم حاصل کرنے کے لئے ہمیں حضرت اقدس مسیح موعود نے جو بے بہا خزانے مہیا فرمائے ہیں ان کو دیکھنا ہوگا۔ ان کی طرف رجوع کریں، ان کو پڑھیں، کیونکہ آپ نے ہمیں ہماری سوچوں کے لئے راستے دکھا دیئے ہیں۔ ان پر چل کر ہم دینی علم میں اور قرآن کے علم میں ترقی کر سکتے ہیں اور پھر اسی قرآنی علم سے دنیاوی علم اور تحقیق کے بھی راستے کھل جاتے ہیں۔ اس سے جماعت کے اندر حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھنے کا شوق اور اس سے فائدہ اٹھانے کا شوق نوجوانوں میں بھی اپنی دنیاوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ہونا چاہئے۔ بلکہ جو تحقیق کرنے والے ہیں، بہت سارے طالب علم مختلف موضوعات پر ریسرچ کر رہے ہوتے ہیں۔ وہ جب اپنے دنیاوی علم کو اس دینی علم اور قرآن کریم کے علم کے ساتھ ملائیں گے تو نئے راستے بھی متعین ہوں گے۔ ان کو مختلف نہج پر کام کرنے کے مواقع بھی میسر آئیں گے جو ان کے دنیادار پروفیسران کو شاید نہ سکھا سکیں۔ اسی طرح جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ بڑی عمر کے لوگوں کو بھی یہ نہیں سمجھنا چاہئے کہ عمر بڑی ہو گئی اب ہم علم حاصل نہیں کر سکتے۔ ان کو بھی اس طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ حضرت اقدس مسیح موعود کی کتب پڑھیں۔ اس بارے میں پہلے بھی کہہ چکا ہوں یہ سوچ کر نہ بیٹھ جائیں کہ اب ہمیں کس طرح علم حاصل ہو سکتا ہے۔ اب ہم کس طرح اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں''۔

(الفضل انٹرنیشنل 2 جولائی 2004ء)

مشعلِ راہ

سب کچھ رسول اللہ ﷺ کی پیروی سے پایا

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

خدا تعالیٰ اِس بات کو جانتا ہے اور وہ ہر ایک امر پر بہتر گواہ ہے کہ وہ چیز جو اُس کی راہ میں مجھے سب سے پہلے دی گئی وہ قلبِ سلیم تھا۔ یعنی ایسا دل کہ حقیقی تعلق اُس کا بجز خدائے عزّ وجلّ کے کسی چیز کے ساتھ نہ تھا۔ مَیں کسی زمانہ میں جوان تھا اور اَب بوڑھا ہوا۔ مگر مَیں نے کسی حصۂ عمر میں بجز خدائے عزّ وجلّ کسی کے ساتھ اپنا حقیقی تعلق نہ پایا .... اور اس تپشِ محبت کی وجہ سے مَیں ہرگز کسی ایسے مذہب پر راضی نہیں ہوا۔ جس کے عقائد خدا تعالیٰ کی عظمت اور وحدانیت کے برخلاف تھے یا کسی قسم کی توہین کو مستلزم تھے۔ یہی وجہ ہے کہ عیسائی مذہب مجھے پسند نہ آیا کیونکہ اس کے ہر قدم میں خدائے عزوجل کی توہین ہے۔ .... اسی طرح ہندو مذہب جس کی ایک شاخ آریہ مذہب ہے وہ سچائی کی حالت سے بالکل گرا ہوا ہے۔ ان کے نزدیک اس جہان کا ذرّہ ذرّہ قدیم ہے۔ جن کا کوئی پیدا کرنے والا نہیں۔ پس ہندوؤں کو اس خدا پر ایمان نہیں جس کے بغیر کوئی چیز ظہور میں نہیں آئی اور جس کے بغیر کوئی چیز قائم نہیں رہ سکتی .... غرض میں نے خوب غور سے دیکھا کہ یہ دونوں مذاہب راست بازی کے مخالف ہیں اور خدا تعالیٰ کی راہ میں جس قدر ان مذاہب میں روکیں اور نو امیدی پائی جاتی ہے میں سب کو اس رسالہ میں لکھ نہیں سکتا صرف بطور خلاصہ لکھتا ہوں کہ وہ خدا جس کو پاک روحیں تلاش کرتی ہیں اور جس کو پانے سے انسان اسی زندگی میں نجات پا سکتا ہے اور اس پر انوارِ الٰہی کے دروازے کھل سکتے ہیں اور اس کی کامل معرفت کے ذریعہ سے کامل محبت پیدا ہو سکتی ہے۔ اس خدا کی طرف یہ دونوں مذہب رہبری نہیں کرتے اور ہلاکت کے گڑھے میں ڈالتے ہیں۔ ایسا ہی ان کے مشابہ دنیا میں اور مذہب بھی پائے جاتے ہیں مگر یہ سب مذاہب خدائے واحد لاشریک تک نہیں پہنچا سکتے اور طالب کو تاریکی میں چھوڑتے ہیں۔

یہ وہ تمام مذاہب ہیں جن میں غور کرنے کے لئے میں نے ایک بڑا حصہ عمر کا خرچ کیا۔ اور نہایت دیانت اور تدبر سے ان کے اصولوں میں غور کی مگر سب کو حق سے دور اور مہجور پایا۔ ہاں یہ مبارک مذہب جس کا نام (-) ہے وہی ایک مذہب ہے جو خدا تعالیٰ تک پہنچاتا ہے اور وہی ایک مذہب ہے جو انسانی فطرت کے پاک تقاضاؤں کو پورا کرنے والا ہے .... خدا کسی پر اپنے فیض کا دروازہ بند نہیں کرتا بلکہ اپنے دونوں ہاتھوں سے بلا رہا ہے کہ میری طرف آؤ اور جو لوگ پورے زور سے اس کی طرف دوڑتے ہیں ان کے لئے دروازہ کھولا جاتا ہے۔

سو میں نے خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے (-) اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی۔ اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ممکن نہ تھا اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفی ﷺ کی راہوں کی پیروی نہ کرتا۔ سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی ﷺ کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن جلد 22 ص 59 تا 65)

اک زمانہ تھا کہ میرا نام بھی مستور تھا
قادیاں بھی تھی نہاں ایسی کہ گویا زیرِ غار
کوئی بھی واقف نہ تھا مجھ سے نہ میرا معتقد
لیکن اب دیکھو کہ چرچا کس قدر ہے ہر کنار

(درثمین)

وصالِ یار کا موسم

عجب تھا وہ جری تنہا لڑا طوفاں کے دھاروں سے
یہ منظر سب نے دیکھا تھا مگر دیکھا کناروں سے

چمن میں آ گیا موسم یہ کیسا باغباں کہنا؟
گل و بلبل ہراساں ہو گئے مہکی بہاروں سے

دسمبر تھا کبھی ہمدم وصالِ یار کا موسم
بنا یہ ہجر کا موسم شریروں کے شراروں سے

سبھی ہیں منتظر ان کے بچھا کر راہ میں پلکیں
وہ مہماں جو کبھی آتے تھے دنیا کے کناروں سے

بڑی انمول دولت ہے یہ سچے پیار کی دولت
کہ مفلس کو بنا دیتی ہے افضل مالداروں سے

زمانے کے حوادث سے بھلا درویش کیوں ڈرتے
سدا مسرور ہیں وہ تو دعاؤں کے سہاروں سے

جدا ہے چودھویں کے چاند سے نسبت ندیمؔ! اپنی
نہیں کچھ کام دنیا کے مہ و مہر و ستاروں سے

انور ندیمؔ علوی

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع: ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

حضرت مسیح موعود کے کارنامے از حضرت مصلح موعود

ملائکہ اور انبیاء کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

ملائکہ کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

حضرت مسیح موعود کے کارناموں سے متعلق حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں:۔

پانچواں کام حضرت مسیح موعود نے یہ کیا ہے کہ ملائکہ کے متعلق جو غلط فہمیاں تھیں انہیں آپ نے دور کیا ہے۔

(1) بعض لوگ کہتے تھے کہ قوائے انسانی کا نام ملائکہ رکھا گیا ہے ورنہ خدا تعالیٰ کو ملائکہ کی کیا ضرورت ہے۔

آپ نے اس شُبہ کا بہ زور ردّ کیا اور بتایا کہ ملائکہ کا وجود وہمی نہیں ہے بلکہ وہ کارخانہ عالم میں ایک مفید اور کار آمد وجود ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ:

(الف) ملائکہ کی ضرورت اللہ تعالیٰ کو نہیں ہے مگر ان کا وجود انسانوں کے لئے ضروری ہے۔ جس طرح خدا تعالیٰ بغیر کھانے کے انسان کا پیٹ بھر سکتا ہے لیکن اس نے کھانا بنایا۔ بغیر سانس کے زندہ رکھ سکتا تھا مگر اس نے ہوا بنائی۔ بغیر پانی کے سیر کر سکتا تھا مگر اس نے پانی بنایا۔ بغیر روشنی کے دکھا سکتا تھا مگر اس نے روشنی بنائی۔ بغیر ہوا کے سنا سکتا تھا مگر آواز کو پہنچانے کیلئے اس نے ہوا بنائی۔ اور اس کے اس کام پر کوئی اعتراض نہیں۔ اسی طرح اس نے اگر اپنا کلام پہنچانے کے لئے ملائکہ کا وجود بنایا تو حاجت اور ضرورت کا سوال کیوں پیدا ہو گیا؟ باقی ذرائع کے پیدا کرنے سے اگر خدا تعالیٰ کی احتیاج نہیں بلکہ بندہ کی احتیاج ثابت ہوتی ہے تو ملائکہ کے پیدا کرنے سے خدا تعالیٰ کی احتیاج کیونکر ثابت ہوئی؟ ان کی پیدائش بھی مخلوق کی ضرورت کے لئے ہے نہ کہ خدا تعالیٰ کی احتیاج کی وجہ سے۔

(ب) دوسرا جواب آپ نے یہ دیا کہ انسان کی عملی اور ذہنی ترقی کیلئے ملائکہ کا وجود ضروری ہے۔ علمی ترقی اس طرح ہوتی ہے کہ جو باتیں مخفی در مخفی رکھی گئی ہیں ان کو انسان دریافت کرتے جاتے ہیں اور ترقی کرتے جاتے ہیں۔ پس ضروری تھا کہ کارخانہ عالم اس طرح چلایا جاتا کہ نتائج یکدم نہ نکلتے بلکہ مخفی در مخفی اسباب کا نتیجہ ہوتے، تاکہ انسان ان کو دریافت کر کے علوم میں ترقی کرتا جاتا اور دنیا اس کے لئے ایک طے شدہ سفر نہ ہوتی بلکہ ہمیشہ اس کے لئے کام موجود رہتا۔ اس سلسلہ کی آخری کڑی ملائک ہیں۔ جن کا کام یہ ہے کہ وہ ان قوانین کو صحیح طور پر چلائیں جن کو خدا تعالیٰ نے سنت اللہ کے نام سے دنیا میں جاری کیا ہے۔ ان کے وجود کے بغیر بے جان مادہ کا سلسلۂ عمل اس خوبی سے چل ہی نہیں سکتا تھا جس طرح کہ وہ ان کی موجودگی میں چل رہا ہے۔

(2) دوسری غلطی ملائکہ کے متعلق یہ لگی ہوئی تھی کہ وہ بھی انسانوں کی طرح چل پھر کر اپنے فرائض ادا کرتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے اس کے متعلق بتایا کہ وہ تصرّف کے ذریعہ سے کام کرتے ہیں نہ کہ خود ہر جگہ جا کر۔ اگر انہیں ہر جگہ جا کر کام کرنا پڑتا تو عزرائیل کے لئے اس قدر آدمیوں کی جان یکدم نکالنی مشکل ہوتی۔ ہاں جب انہیں کسی مقام پر ظاہر ہونے کا حکم ہوتا ہے تو وہ اس جگہ متمثّل ہو جاتے ہیں بغیر اس کے کہ اپنی جگہ سے ہلیں۔

(3) تیسری غلطی ملائکہ کے متعلق یہ لگ رہی تھی کہ گویا وہ بھی گناہ کر سکتے ہیں۔ چنانچہ آدم کے واقعہ کے متعلق کہا جاتا تھا کہ ملائکہ نے خدا تعالیٰ پر اعتراض کیا کہ اسے کیوں پیدا کیا گیا ہے۔ اسی طرح خیال کیا جاتا تھا کہ بعض ملائکہ دنیا میں آئے اور ایک کنچنی پر عاشق ہو گئے۔ آخر اللہ تعالیٰ نے انہیں سزا دی اور وہ چاہ بابل میں اب تک قید ہیں۔ حضرت مسیح موعود نے ان اتہامات سے ملائکہ کو پاک کیا اور بتایا کہ ملائکہ تو قانون قدرت کی پہلی زنجیر ہیں۔ ان میں خیر و شر کے اختیار کرنے کی قدرت ہی حاصل نہیں۔ انہیں تو جو کچھ خدا تعالیٰ کہتا ہے کرتے ہیں۔ نہ اس کے خلاف ایک بالشت ادھر ہو سکتے ہیں نہ ادھر۔

(4) چوتھی غلطی یہ لگ رہی تھی کہ ملائکہ کو ایک فضول سا وجود سمجھا جاتا تھا۔ جیسے کہ بڑے بڑے بادشاہ اپنے گرد ایک حلقہ آدمیوں کا رکھتے ہیں گویا خدا تعالیٰ نے بھی اسی طرح انہیں رکھا ہوا ہے۔ حضرت مسیح موعود نے بتایا کہ ایسا نہیں بلکہ سب کارخانہ عالم انہی پر چل رہا ہے پھر ان کا کام انسانوں کے دلوں میں نیک تحریکات کرنا بھی ہے اور انسان ان سے تعلقات پیدا کر کے روحانی علوم میں ترقی کر سکتا ہے۔

انبیاء کے متعلق غلط فہمیوں کا ازالہ

چھٹا کام حضرت مسیح موعود نے یہ کیا کہ انبیاء کے متعلق جو غلطیاں پھیلی ہوئی تھیں ان کو دور کیا۔

(1) پہلی غلط فہمی انبیاء کے متعلق یہ تھی کہ...... میں سے سنّی سوائے اولیاء اللہ اور صوفیاء کے گروہ اور ان کے متعلقین کے عصمت انبیاء کے مخالف تھے۔ بعض تو امکانات کی حد تک ہی رہتے لیکن بہت سے عملاً انبیاء کی طرف گناہ منسوب کرتے اور اس میں عیب محسوس نہ کرتے تھے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق کہتے تھے کہ انہوں نے تین جھوٹ بولے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے متعلق کہتے کہ انہوں نے چوری کی تھی۔ حضرت الیاس علیہ السلام کے متعلق کہتے کہ وہ خدا سے ناراض ہو گئے تھے۔ داؤد علیہ السلام کی نسبت کہتے کہ وہ کسی غیر کی بیوی پر عاشق ہو گئے تھے اور اس کے حصول کے لئے انہوں نے خاوند کو جنگ پر بھجوا کر مَروا دیا۔ یہ مرض یہاں تک ترقی کر گیا کہ سید ولدِ آدم ﷺ کی ذات بھی محفوظ نہ رہی تھی۔

(الف) حضرت مسیح موعود نے بتایا کہ یہ خیالات بالکل غلط ہیں اور جو باتیں بیان کی جاتی ہیں بالکل جھوٹ ہیں۔ آپ نے ان باتوں کا غلط ہونا دو طرح ثابت کیا۔ ایک اس طرح کہ فرمایا یہ قانون قدرت ہے کہ معرفتِ کامل گناہ سوز ہوتی ہے۔ مثلاً جسے یقین کامل ہو کہ فلاں چیز زہر ہے، وہ کبھی اسے نہیں کھائے گا۔ پس جب یہ مانتے ہو کہ نبی کو معرفت کامل حاصل ہوتی ہے تو پھر یہ کہنا کہ نبی گناہ کا مرتکب ہو سکتا ہے، یہ دونوں باتیں متضاد ہیں۔ پس یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ نبی سے کوئی گناہ سرزد ہو۔

(ب) یہ کہ نبی کے بھیجنے کی ضرورت ہی یہ ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کے لئے نمونہ ہو، ورنہ نبی کے آنے کی ضرورت ہی کیا ہے۔ کیا خدا تعالیٰ لکھی لکھائی کتاب نہیں بھیج سکتا تھا۔ پس نبی آتا ہی اس لئے ہے کہ خدا کے کلام پر عمل کر کے لوگوں کو دکھائے اور ان کے لئے کامل نمونہ بنے پس اگر نبی بھی گناہ کر سکتا ہے تو پھر وہ نمونہ کیا ہوگا۔ نبی کی تو غرض ہی یہ ہوتی ہے کہ جو لفظوں میں خدا تعالیٰ کی طرف سے حکم ہو وہ اپنے عمل سے لوگوں کو سکھائے۔

(2) دوسری غلطی جس میں لوگ مبتلا تھے یہ تھی کہ وہ خیال کرتے تھے کہ نبی سے اجتہادی غلطی نہیں ہو سکتی۔ عجیب بات ہے کہ ایک طرف تو لوگ کہتے تھے کہ نبی گنہگار ہو سکتا ہے اور دوسری طرف یہ کہتے کہ نبی سے اجتہادی غلطی نہیں ہو سکتی۔ حضرت مسیح موعود نے اس مسئلہ کو علمی مسئلہ بنا دیا اور بتایا کہ:۔

(الف) نبی سے اجتہادی غلطی نہ صرف ممکن ہے بلکہ ضروری ہے تاکہ معلوم ہو کہ نبی پر جو کلام نازل ہوا وہ اس کا نہیں بلکہ اور ہستی نے نازل کیا ہے۔ کیونکہ اپنی ذات کے سمجھنے میں کسی کو غلطی نہیں لگتی۔ کوئی یہ نہیں کہتا کہ فلاں بات جب میں نے کہی تھی تو اس کا میں نے اور مطلب سمجھا تھا اور اب اور سمجھتا ہوں۔ اس غلطی کا لگنا ثبوت ہوتا ہے کہ اس امر کا کہ وہ بات اس کی بنائی ہوئی نہیں۔ پس آپ نے فرمایا کہ نبی سے اجتہادی غلطی سرزد ہونا ضروری ہے تاکہ اس کی سچائی کا ایک ثبوت بنے۔

(ب) دوسرے نہ صرف نبی کو اجتہادی غلطی لگتی ہے بلکہ خدا تعالیٰ نبی سے اجتہادی غلطی بعض دفعہ خود کرواتا ہے۔ تاکہ اول نبی کا اصطفاء کرے یعنی اس کا درجہ اور بلند کرے۔ اس کی مثال حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خواب ہے جب ان کو خواب میں دکھایا گیا کہ وہ بیٹے کو ذبح کر رہے ہیں تو اس کا یہ مطلب نہ تھا کہ وہ بیٹے کو قتل کر دیں۔ کیونکہ اگر یہ مطلب ہوتا تو جب وہ قتل کرنے لگے تھے انہیں منع نہ کیا جاتا۔ لیکن حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خواب ایسے رنگ میں دکھائی گئی کہ ابراہیمؑ کا ایمان لوگوں پر ظاہر ہو جائے۔ اور جب وہ اس کے ظاہری معنوں کی طرف مائل ہوئے تو اس کی حقیقت ان پر کھولی گئی حتیٰ کہ وہ عملاً بیٹے کو قتل کرنے لگے تب بتایا گیا کہ ہمارا یہ مطلب نہ تھا اور یہ خدا تعالیٰ نے اسی لئے کیا تا دنیا کو بتا دے کہ خدا کے لئے ابراہیمؑ اپنا اکلوتا اور بڑھاپے کا بیٹا بھی قربان کرنے کے لئے تیار ہے۔

دوسری قسم کی اجتہادی غلطیاں ابتلائی ہوتی ہیں۔ یعنی بعض لوگوں کا امتحان لینے کیلئے۔ جیسے صلح حدیبیہ کے وقت ہوا کہ آپؐ کو خواب میں طواف کا نظارہ دکھایا گیا۔ مگر اس سے مراد یہ تھی کہ آئندہ سال طواف ہوگا۔ آپؐ نے سمجھا کہ ابھی عمرہ کر آئیں اور ایک جماعت کثیر کو لے کر آپؐ چل پڑے مگر اللہ تعالیٰ نے حقیقت کا پھر بھی اظہار نہ کیا۔ جب روک پیدا ہوئی تو کئی صحابہ کو حیرت ہوئی اور کمزور طبائع کے لوگ تو تمسخر کرنے لگے اور اس طرح مومن و منافق کے ایمان کی آزمائش ہوگئی۔

یاد رکھنا چاہئے کہ الہام کے سمجھنے میں تب ہی اجتہادی غلطی لگ سکتی ہے جب الہام کے الفاظ تعبیر طلب ہوں یا جو نظارہ دکھایا جائے وہ تعبیر رکھتا ہو۔ اگر الہام دماغی اختراع ہوتا تو پھر دماغ سے ایسے الفاظ نکلتے جو واضح ہوتے نہ کہ تعبیر طلب نظارے یا الفاظ۔ تعبیر طلب نظارے تو ارادے کے ساتھ نہیں بنائے جا سکتے مثلاً دماغ کو اس سے کیا نسبت ہے کہ وہ قحط کو دبلی گائیوں کی شکل میں دکھائے پس اجتہادی غلطی کا سرزد ہونا الہام کے دماغی اختراع ہونے کے منافی ہے اور اس تشریح کی وجہ سے یورپ کی ان نئی تحقیقاتوں پر جو الہام کے متعلق ہو رہی ہیں، پانی پھر جاتا ہے۔ کیونکہ اجتہادی غلطی کی موجودگی میں جو باریک تعبیر کا دروازہ کھلا رکھتی ہے الہام کو انسانی دماغ کا اختراع کسی صورت میں قرار نہیں دیا جا سکتا۔ کیونکہ دماغی اختراع اگر فتور دماغ کا نتیجہ ہوگا تو پراگندہ ہوگا اور کبھی پورا نہ ہوگا۔ اگر ذہنی قابلیت کا نتیجہ ہو تو صاف الفاظ میں ہوگا، تعبیر طلب نہ ہوگا۔

(3) تیسری غلطی لوگوں کو شفاعت انبیاء کے متعلق لگی ہوئی تھی اور اس کی دو شقیں تھیں۔

(الف) یہ کہ بعض لوگ خیال کرتے تھے کہ جو مرضی آئے کرو شفاعت کے ذریعہ سب کچھ بخشا جائے گا۔ چنانچہ ایک شاعر کا قول ہے۔ ع

مستحق شفاعت گناہگاراں اند

یعنی شفاعت کے مستحق گناہگار ہی ہیں۔

(ب) بعض لوگ اس کے الٹ یہ خیال کرتے تھے کہ شفاعت شرک ہے اور صفات باری تعالیٰ کے خلاف ہے۔

حضرت مسیح موعود نے ان دونوں غلطیوں کو دور کیا۔ آپ نے مسئلہ شفاعت کی یہ تشریح کی کہ شفاعت خاص حالتوں میں ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ کے اِذن سے ہوتی ہے۔ پس شفاعت پر توکل کرنا درست نہیں ہے۔ شفاعت اسی وقت ہوسکتی ہے جب کہ باوجود پوری کوشش کرنے کے پھر بھی انسان میں کچھ خامی رہ گئی ہو اور جب تک انسان شفیع کے ہمرنگ نہ ہو جائے شفاعت نہیں ہوسکتی۔ کیونکہ شفیع کے معنی ہیں جوڑا۔ اور جب تک کوئی رسول کا جوڑا نہ بن جائے شفاعت سے بخشا نہیں جاسکتا۔

پھر وہ جو کہتے ہیں شفاعت شرک ہے انہیں حضرت مسیح موعود نے کہا کہ اگر شفاعت حکومت کے ذریعہ کرائی جاتی۔ یعنی رسول کریم ﷺ خدا تعالیٰ سے حکماً کہتے کہ فلاں کو بخش دے تو یہ شرک ہوتا۔ مگر خدا تعالیٰ کہتا ہے شفاعت ہمارے اذن سے ہوگی یعنی ہم حکم دے کر رسول سے یہ کام کرائیں گے۔ جب ہم کہیں گے کہ شفاعت کرو، تب نبی شفاعت کرے گا اور یہ امر شرک ہرگز نہیں ہوسکتا۔ اس میں نہ خدا تعالیٰ کی ہمسری ہے اور نہ اس کی کسی صفت پر پردہ پڑتا ہے۔

آپ نے ثابت کیا کہ نہ صرف شفاعت جائز ہے بلکہ دنیا کی روحانی ترقی کے لئے ضروری ہے اور اس کے بغیر دنیا کی نجات ناممکن ہے کیونکہ خدا تعالیٰ کا قانون ہے کہ ورثہ سے کمالات ملتے ہیں۔ اگر کوئی کہے کہ ہم دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کا باپ نماز نہیں پڑھتا مگر بیٹا پکا نمازی ہوتا ہے، پھر اس بیٹے کو یہ بات ورثہ میں کس طرح ملی؟ اس کے متعلق یاد رکھنا چاہئے کہ باپ میں نماز پڑھنے کی قابلیت تھی تبھی بیٹے میں آئی ورنہ کبھی نہ آتی۔ بھینس میں یہ قابلیت نہیں ہوتی۔ اس لئے کسی بھینس کا بچہ ایسا نہیں ہوتا جو نماز پڑھ سکے۔ پس حق یہی ہے کہ کمالات ورثہ میں ملتے ہیں اور جب جسمانی کمالات ورثہ میں ملتے ہیں تو روحانی کمالات بھی ان اشخاص کو جو آدم کے مقام پر نہیں ہوتے بغیر ورثہ کے نہیں مل سکتے۔ پس انسانوں کے لئے جو اپنی ذات میں کمال حاصل نہیں کرسکتے، نبی بھیجے جاتے ہیں یعنی خدا تعالیٰ ایسے انسان پیدا کرتا ہے جن پر آسمان سے روحانیت کے فیوض ڈالے جاتے ہیں۔ اور ان کو خدا تعالیٰ آدم قرار دیتا ہے پھر ان کی روحانی اولاد بن کر دوسرے لوگوں کو روحانی فیوض ملتے ہیں۔ اور اس طرح وہ نجات حاصل کرتے ہیں۔ پس شفاعت تو قانون قدرت سے کامل مطابقت رکھنے والا مسئلہ ہے نہ کہ اس کے خلاف۔

(حضرت مسیح موعود کے کارنامے انوار العلوم جلد 10 صفحہ 146)

❁❁❁❁❁❁

مشہور ہنگیریئن مستشرق Ignaz Goldziher کے قلم سے

احمدیت کا تذکرہ

حضرت مسیح موعود کی زندگی میں جرمنی میں احمدیت کا چرچا

مکرم غلام مصباح بلوچ صاحب

اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے مسیح و مہدی کے ساتھ وعدہ کیا تھا کہ ''میں تیرے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا'' کے الفاظ میں جو وعدہ فرمایا تھا، اُسے جس شان کے ساتھ پورا فرمایا وہ آج ظاہر و باہر ہے اور زمین کا ہر خطہ اس آسمانی بشارت کی صداقت کی گواہی دے رہا ہے۔ یہ پیشگوئی آج تو روز روشن کی طرح پوری ہوچکی ہے لیکن خدائے ذوالمنن نے اس پیشگوئی کو حضرت اقدس مسیح موعود کی حیات میں ہی سچا ثابت کر دیا تھا اور احمدیت کی ندا نہ صرف زمین کے دُور کناروں تک پہنچ چکی تھی بلکہ مستشرقین کے مطالعہ کا حصہ بن چکی تھی، اس کی ایک مثال ہنگری کے مشہور مستشرق Ignaz Goldziher کا اپنی تحریرات میں احمدیت کا ذکر کرنا ہے۔

Ignaz Goldziher جون 1850ء میں ہنگری کے قدیم وسطی شہر Szekesfehervar میں ایک یہودی گھرانے میں پیدا ہوا۔ یونیورسٹی کی تعلیم حاصل کرنے کے بعد اس نے شام، فلسطین اور مصر کے سفر کیے جہاں اسلامی علوم کی آگاہی حاصل کی۔ Ignaz کو مشہور جرمن مستشرق Theodore Noldeke اور ڈچ مستشرق Christiaan Snouck Hurgronje کے ساتھ یورپ میں جدید اسلامی علوم کا بانی تصور کیا جاتا ہے۔ اس کی وفات 13 نومبر 1921ء کو ہوئی۔

مولوی محمد دین صاحب کا خط

Ignaz کے قلم سے احمدیت کا تذکرہ کرنے سے قبل اس بات کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ Ignaz تک رسائی دراصل حضرت مولوی محمد دین صاحب سابق مربی امریکہ و ناظر تعلیم و صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ (ولادت: دسمبر 1881ء - بیعت: 1901ء - وفات: مارچ 1983ء) کے ایک مراسلہ سے ہوئی جو انہوں نے 1907ء میں ایڈیٹر اخبار ''بدر'' قادیان حضرت مفتی محمد صادق صاحب کے نام علی گڑھ سے بھجوایا تھا جہاں ان دنوں آپ تعلیم پا رہے تھے، چنانچہ آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

مکرمی مخدومی جناب مفتی صاحب!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مفصلہ ذیل سطور ارسال ہیں اگر مناسب سمجھیں تو اپنے اخبار میں جگہ دے کر مشکور کریں۔ یہ اس جرمن کتاب کا ترجمہ ہے جس کا حوالہ پہلے ایشو میں نکل چکا ہے، اس کتاب کا نام ہے The Oriental Religions یعنی مذاہب اقصائے شرقیہ..... جس آرٹیکل کا میں ترجمہ ارسال کرتا ہوں اس کے لکھنے والے Ignaz Goldziher ایک بڑے عالم ہیں اور علوم شرقیہ خاص کر کے عربی کے بہت بڑے ماہر ہیں، قریباً ہر ایک قسم کی کتاب وہ بہم پہنچا کر پڑھتے ہیں۔ پیشتر اس کے کہ میں اصل ترجمہ لکھوں، میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ ڈاکٹر ہارووٹز صاحب کا بہت بہت شکریہ ادا کروں کہ جنہوں نے اپنا بہت سا قیمتی وقت صرف کر کے اور مجھ پر کمال مہربانی فرما کر مجھے اس جرمن حصہ کا انگریزی میں ترجمہ کر دیا جس کا میں اردو ترجمہ ارسال کرتا ہوں۔ امید ہے آپ ضرور درج اخبار فرماویں گے۔

محمد الدین از علی گڑھ

(اخبار بدر 6 جون 1907ء صفحہ 2 کالم 3)

اس مکتوب میں حضرت مولوی صاحب نے جس پروفیسر کا شکریہ ادا کیا ہے وہ Joseph Horovitz (1874-1931ء) ایک جرمن یہودی مستشرق ہیں جو 1907ء سے 1915ء تک MAO College علی گڑھ (جو بعد میں مسلم علی گڑھ یونیورسٹی بن گیا) میں عربی پڑھاتے رہے۔ اس مکتوب سے چند دن قبل بھی حضرت مولوی محمد دین صاحب نے ایک مراسلہ روانہ فرمایا تھا جسے ایڈیٹر اخبار بدر نے ''جرمنی میں سلسلہ حقہ کی خبر'' کے عنوان کے تحت یوں درج فرمایا:۔

''ماسٹر محمد دین صاحب علی گڑھ کالج سے لکھتے ہیں کہ یہاں ایک جرمن پروفیسر ہے جو کہ عربی پڑھاتا ہے، اس نے مجھے ایک کتاب جرمن زبان میں دکھلائی جس میں اقصائے مشرق کے مختلف مذاہب کا حال دیا ہوا تھا، اس میں حضور مرزا صاحب اور فرقہ احمدیہ کا بھی مختصر ذکر لکھا ہے جو کہ ایک دو صفحوں سے پروفیسر نے ترجمہ کر کے مجھے سنایا مگر معلومات سب صحیح نہ تھے تاہم اس میں شک نہیں کہ فرقہ احمدیہ کی اہمیت کے وہ لوگ قائل ہو چکے ہیں اور اپنی کتب میں اس کا ذکر کرنے لگے ہیں۔''

(بدر 9 مئی 1907ء صفحہ 2 کالم 1)

1910ء میں Ignaz کی ایک کتاب جرمن زبان میں بعنوان Vorlesungen uber den Islam چھپی جو کہ اس کے چھ لیکچروں کا مجموعہ ہے، اس کتاب کے مختلف زبانوں میں تراجم شائع ہوئے۔ انگریزی زبان میں ایک ترجمہ Andras اور Ruth Hamori نے Introduction to Islamic Theology and Law کے نام سے کیا ہے جسے Princeton University Press, Princeton New Jersey نے شائع کیا ہے جس کے چھٹے باب Later developments میں احمدیت کا وہی تعارف موجود ہے جس کا ذکر حضرت مولوی محمد دین صاحب نے فرمایا ہے، اور جیسا کہ حضرت مولوی صاحب نے ذکر فرمایا ہے کہ ''معلومات سب صحیح نہ تھے'' یہ بالکل درست ہے اور بعض باتیں مصنف نے خلاف واقعہ لکھی ہیں۔ بہرکیف اسی کتاب کا ترجمہ ذیل میں لکھا جاتا ہے۔

(Introduction to Islamic Theology and Law page 264,265)

جرمن مستشرق کا بیان

ترجمہ: ایسی ہی علمی فضاء میں بھارت میں ...... کا جدید ترین فرقہ پیدا ہوا ہے۔ اس کا غیر معمولی مطالعہ گو ابھی تک کچھ مشکل ہے۔ احمدیہ کے بانی جیسے کہ اس فرقہ کا نام ہے، میرزا غلام احمد آف قادیان پنجاب نے اس (فرقہ) کی اصل کو عیسیٰ کے حقیقی مقبرہ کی طرف جو کہ خانیار گلی، سرینگر، کشمیر میں ہے، منسوب کیا ہے: یہ وہی (مقبرہ) ہے جو قبر یُوز آسف جو کہ ایک غیر معروف بزرگ ہیں کے نام سے معروف ہے۔ (واقعتاً یہ (مقبرہ) شاید اصلاً بدھ مذہب سے تعلق رکھتا ہے۔) عیسیٰ اپنے مخالفین کے ظلم و ستم سے بچ کر یروشلم سے نکل کر اپنے مشرقی سفروں کے ذریعہ سے یہاں آئے تھے جہاں اُن کی وفات

ہوئی۔ اس دریافت کے بعد جس کو تحریری ثبوتوں سے بھی تقویت ملتی ہے، غلام احمد خواہش رکھتے ہیں کہ ہر دو عیسوی اور اسلامی روایات کا مقابلہ کریں جن میں عیسیٰ کے زندہ ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ یہ خود مسیح ہیں جو عیسیٰ کے رنگ میں رنگین ہو کر بطور ان کے بروز کے دنیا کے ساتویں ہزار سال میں ظاہر ہوئے ہیں، اور ایسے ہی یہ مسلمانوں کے مہدی منتظر بھی ہیں۔

ایک اسلامی روایت کے مطابق خدا تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایمان کی تقویت کے لئے ایک شخص کو کھڑا کرتا ہے جو دینِ اسلام کی تجدید کرتا ہے۔ سُنّی اور شیعہ حضرات ان احباب کو نہایت ہی عزت اور شرف کا مقام دیتے ہیں جو اپنی ذات میں اپنی اپنی صدی کے مجدد قرار پاتے ہیں۔ ان (مجددین) کے آخر میں خود مہدی کا ظہور ہے، احمد کا دعویٰ ہے کہ یہ وہی ہیں؛ یہ دین کی تجدید کی خاطر خدا کی طرف سے چودھویں اسلامی صدی کے سر پر بھیجے گئے ہیں۔ ان ذو وجہین دعاوی کے ذریعہ سے یعنی (بروزِ) عیسیٰ اور مہدی جس میں ہنود کی بہبود کے لئے انہوں نے اوتار ہونے کا خطاب بھی شامل کر لیا ہے۔ وہ آنے والے وقت میں صرف...... کی عالمی فتح ہی کے علم بردار نہیں ہیں بلکہ...... کے عالمگیر مشن کو تمام بنی نوع تک پہنچانے کے بھی حامی ہیں۔

عوام الناس میں گو آپ پہلے پہل 1880ء میں ظاہر ہوئے لیکن 1889ء سے باقاعدگی سے سلسلہ بیعت جاری کیا اور اپنی نبوت کے پرچار اور اس کی سچائی ثابت کرنے کے لئے کئی نشانات و معجزات اور پیشگوئیوں کی طرف اشارہ کر رہے ہیں۔ 1894ء کے ماہ رمضان کا کسوف و خسوف والا واقعہ ان کے مہدی ہونے پر دلیل ہے کیونکہ اسلامی روایات کے مطابق مہدی کی آمد پر افلاک پر ایسے ہی نشانات کا ظہور ہونا مقدر تھا۔ البتہ عہدۂ مہدویت جس کا ان کو دعویٰ ہے عام اسلامی خیالات کے مطابق پائے جانے والے مہدی کے برخلاف ہے کیونکہ ان کا مشن امن و آشتی پر قائم ہے۔ مسلمانوں کے معتدبہ حصہ میں پایا جانے والا تصورِ مہدی یہ ہے کہ وہ ایک سپاہی ہوگا جو کہ کفار سے جنگ کرے گا اس حال میں کہ اس کے ہاتھوں میں شمشیر ہوگی اور اس کی راہ خون سے رنگین۔ شیعہ احباب اُسے صاحب السیف کا لقب دیتے ہیں یعنی تلوار والا آدمی۔ نیا نبی (درحقیقت) امن و سلامتی کا شہزادہ ہے۔ اس نے ...... فرضِ جہاد کو ختم کر دیا ہے (یہاں مصنف کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ حضرت اقدس مسیح موعود نے جہاد کی فرضیت کو ختم کیا کیونکہ آپ نے فرض جہاد کو ختم نہیں کیا بلکہ اس زمانے میں دین کی خاطر قتال اور لڑائیوں کا خاتمہ کیا ہے اور زمانے کے حالات کے مطابق جہاد بالنفس اور جہاد بالقلم پر زور دیا ہے۔ ناقل) یہ اپنے پیروؤں کو امن اور برداشت کی تعلیم دیتا ہے، تشدد کو برا سمجھتا ہے اور بالعموم کوشاں ہے اس بات کا کہ اُن میں ایسی روح اُجاگر کر دے جو کلچر کو قبول کرنے والی ہو اور اُس سے مطابقت رکھے۔ وہ تعلیمات جو اِس (مہدی) نے اپنی جماعت کے لئے پیش کی ہیں اُن میں ...... اخلاقی اوصاف پر خاصی توجہ دی گئی ہے۔ وہ کوشاں ہے تا بنی نوع کو ایک نئی زندگی ملے جو کہ خدا پر انسان کا ایمان بڑھنے سے متعلق ہے نیز اس کو گناہ کے شکنجہ سے آزادی دینے سے۔ البتہ یہ (مہدی) اس بات پر بھی زور دیتا ہے کہ فرائض...... کی بجا آوری بھی لازمی ہے۔ اپنے پیغام کی تبلیغ کیلئے یہ (مہدی) عہدنامہ قدیم اور جدید کے علاوہ قرآن و معتبر احادیث سے بھی استدلال پیش کرتا ہے۔ بادی النظر میں اس کی کامل توجہ اس بات پر ہے کہ قرآن کے خلاف نہ ہوئے گو یہ اُن احادیث کے متعلق متشکک ہے جن کو بلحاظ اعتبار یہ قابل تنقید گردانتا ہے۔ یہاں سے اسلام کے بعض روایتی و رسمی نظریات سے انحراف ہوتا ہے کیونکہ اُن (نظریات) کی بنیاد (ان) احادیث پر ہے۔ علمی سرگرمی بھی اس (مہدی) کے مشن کے ساتھ منسلک ہے جس میں عبرانی زبان تک سیکھنے پر توجہ دی گئی ہے۔ اس تحریر کے وقت (1907ء) اس نئے مہدی کی جماعت اندازاً 70,000 نفوس ہے۔ اپنے حلقہ عمل سے اس نے بہت سے پیروکار بنا لیے ہیں جن میں خاص طور پر وہ مسلمان بھی شامل ہیں جو یورپین تہذیب سے متاثر تھے۔

(یہ) مہدی ایک بڑے پائے کا مصنف ہے۔ ساٹھ سے اوپر مذہبی کتب میں جو کہ اردو اور عربی میں لکھی گئی ہیں اِس (مہدی) نے اپنی تعلیمات کو خوب کھول کر مسلمانوں پر واضح کیا ہے اور اپنے مشن کی صداقت کے دلائل پیش کئے ہیں۔ وہ مشرقی دنیا کے باہر بھی اپنا اثر قائم کرنے کے لئے ایک ماہنامہ رسالہ انگریزی زبان میں بنام ریویو آف ریلیجنز شائع کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ لہٰذا یہ...... میں فرقہ کے لحاظ سے سب سے جدید ترین فرقہ کے طور پر نمودار ہوتا معلوم ہوتا ہے۔

ایک جرمن عورت کا خط

Ignaz کا یہ بیان جیسا کہ متن سے ظاہر ہے 1907ء کا ہے، اسی سال اغلباً اسی بیان سے یا کسی

باقی صفحہ 6 پر

ذکر حبیب ...... حضرت مرزا قدرت اللہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

حضرت مسیح موعود کے زمانہ کے دو واقعات

ریلوے لائن یہاں سے گزرے گی

1902ء میں مجھے حضرت مسیح موعود کی بیعت کا شرف حاصل ہوا۔ اس کے بعد میں گاہے گاہے جب بھی دفتر سے کسی تہوار کے موقعہ پر یا اتوار کو چھٹی ہوتی۔ قادیان آ کر حضور پُرنور کی زیارت سے مشرف ہوتا۔ حضور کا یہ عام دستور تھا کہ نماز فجر کے بعد مع چند خدام سیر کے لئے تشریف لے جاتے۔ ایک دن میں بھی حضور کے ساتھ تھا۔ حضور اس گاؤں کے پاس جو نواں پنڈ کے نام سے مشہور ہے۔ ٹھہر گئے۔ اس وقت جو احباب آپ کے ساتھ تھے۔ ان میں دو بزرگوں کے نام اچھی طرح یاد ہیں۔ ایک حافظ حامد علی صاحب اور دوسرے خلیفہ رجب الدین صاحب خسر خواجہ کمال الدین صاحب۔ خلیفہ رجب دین صاحب میرے ساتھ بہت محبت کیا کرتے تھے۔ انہوں نے مجھے اس وقت مخاطب کر کے کہا۔ کیا تم نے کچھ دیکھا ہے۔ میں نے کہا نہیں کہنے لگے حضرت صاحب نے اپنے سونٹے سے اس مقام پر نشان لگا دیا ہے۔ جہاں سے ریلوے لائن گزرے گی۔ یہ بات مجھے خوب یاد ہے اور اب ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ رہے ہیں کہ ریلوے لائن اس جگہ پر بنی۔ یہ واقعہ 1902ء کا ہے۔ جو تقریباً تیس سال کے بعد پورا ہوا۔

گاڑی لیٹ ہوگئی

دوسرا واقعہ بھی انہی دنوں کا ہے۔ میں بطور مہمان مہمان خانہ میں اترا ہوا تھا۔ اتفاقاً اس دن بھی خلیفہ رجب دین صاحب اور خواجہ کمال الدین صاحب اور چند اور احمدی دوست تشریف لائے ہوئے تھے۔ حضرت مسیح موعود کی طرف سے مہمانوں کے لئے کھانا تیار کیا جا رہا تھا جہاں کاغانی صاحب وغیرہ کی دکانیں ہیں۔ وہاں ایک لمبا مٹی کا تھڑا تھا۔ جو مہمان خانہ کے دروازہ کے سامنے تک پہنچتا تھا۔ اس تھڑے پر ایک دیگ پک رہی تھی اس کے قریب خلیفہ رجب دین صاحب ٹہل رہے تھے۔ میں نے ان سے کہا مجھے آپ حضرت صاحب سے جانے کی اجازت لے دیں تا کہ میں شام کی گاڑی پر بٹالہ سے سوار ہو سکوں۔ کیونکہ کل مجھے دفتر حاضر ہونا ہے۔ انہوں نے کہا۔ آپ کھانا کھا کر جائیں۔ میرے اصرار پر وہ حضرت مسیح موعود کی خدمت میں گئے اور واپس آ کر مجھے یہ پیغام دیا کہ حضرت صاحب نے فرمایا ہے۔ کھانا کھائے بغیر نہیں جا سکتے۔ میں نے کہا حضرت صاحب کی خدمت میں میری طرف سے دوبارہ عرض کریں کہ دو گھنٹہ تک بمشکل کھانا تیار ہوگا اور پھر مجھے گاڑی نہیں مل سکے گی۔ خلیفہ صاحب پھر حضرت مسیح موعود کے پاس گئے اور آ کر فرمایا حضور فرماتے ہیں خواہ کچھ ہو کھانا کھا کر جانا ہوگا۔ بالآخر جب کھانا کھا کر فارغ ہوئے تو گاڑی کے روانہ ہونے میں صرف ایک گھنٹہ باقی تھا۔ یکے کرایہ پر لئے گئے۔ لیکن پہنچنا محال نظر آتا تھا۔ حضرت مسیح موعود نے بعد دعا ہمیں رخصت کیا۔ جب ہم قادیان سے نصف راستے تک پہنچے تو شمال کی طرف سے سخت کالی گھٹا اٹھی اور موسلا دھار مینہ برسنے لگا۔ چونکہ سخت تند ہوا بھی چل رہی تھی۔ اس لئے یکے والوں نے کہا کہ اس شدید بارش میں چلنا محال ہے۔ اس طرح گاڑی کا وقت راستہ میں ہی ہو گیا اور ہم نے سمجھ لیا کہ گاڑی نہیں مل سکتی۔ لیکن جب ہم سٹیشن پر پہنچے۔ تو معلوم ہوا کہ شدید بارش کی وجہ سے گاڑی ایک گھنٹہ لیٹ ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا اور گاڑی کے آنے پر سوار ہو کر لاہور پہنچ گئے۔ (روزنامہ الفضل 11 جون 1937ء)

گر نہیں عرشِ معلّیٰ سے یہ ٹکراتی تو پھر
سب جہاں میں گونجتی ہے کیوں صدائے قادیاں
بن کے سورج ہے چمکتا آسماں پر روز و شب
کیا عجب معجز نما ہے رہنمائے قادیاں
(کلام محمود)

حضرت میر سید مہدی حسین صاحب رفیق حضرت مسیح موعود

عشاق مسیح موعود کا والہانہ جوش خدمت

حضرت میر سید مہدی حسین صاحب کے قلم سے ہجرت قادیان اور دارالامان کی پاکیزہ فضا میں مجنونانہ خدمت کے دور کا نقشہ زیب قرطاس ہے۔ جس سے حضرت مسیح موعود کے درج ذیل فارسی کلام کی شاندار عملی تعبیر بھی نمایاں ہوتی ہے۔

مرا مقصود و مطلوب و تمنا خدمت خلق است
ہمیں کارم ہمیں بارم ہمیں رسمم ہمیں راہم

حضرت شاہ صاحب نے الحکم 28/ اکتوبر 1936ء صفحہ 4 پر تحریر فرمایا:۔

''قادیان میں آنے کے بعد میں نے اپنے لئے کوئی کام سوچا۔ اخبار الحکم اور بدر میں تلاش کی۔ مگر یہ اس وقت مالی مشکلات میں تھے۔ حکیم فضل دین صاحب مرحوم بھیروی نے مجھے پریس مین بننے کی ترغیب دی کہ اس کی یہاں بہت ضرورت ہے لیکن میں نے سوچا کہ قادیان میں رہ کر بھی اگر حضرت اقدس سے دور رہے تو فائدہ کچھ نہ ہو گا اس لئے حضرت میر صاحب (ناصر نواب) قبلہ سے عرض کی کہ حضرت اقدس کی خدمت کسی طرح مل جائے انہوں نے فرمایا۔ **تنخواہ کوئی نہ ملے گی میں نے کہا۔ مجھے تنخواہ کی ضرورت نہیں۔** خدمت کرنی چاہتا ہوں۔ حضرت موصوف نے ایک بلٹی بٹالہ سے لانے کے لئے حضور اقدس سے مجھے لا کر دی اور دو آنے خوراک کے لئے حضور نے خود ساتھ دیئے۔ جمعہ کا دن تھا۔ صبح میں روانہ ہوا اور ساڑھے چھ بجے کے بعد بلٹی لے کر واپس ہوا۔ راستہ میں میرا دل خوشی سے بھرا ہوا تھا۔ کہ حضرت اقدس کی خدمت بجا لا رہا ہوں۔ میں نے اپنے پاؤں کو ریل کا پہیہ سمجھ کر خوب چکر دیا اور بلٹی لا کر میر صاحب کی خدمت میں حاضر کی تو میر صاحب نے فرمایا کہ کیا یکہ پر آئے ہو۔ میں نے عرض کی کہ میرے پاس تو یہ دونی تھی۔ یہ حضرت اقدس کی خدمت میں پیش کر دیں اور میں نے یہ خدمت محض للہ کی ہے میر صاحب نے فرمایا۔ یہ تم کھا لینا۔ میں نے کہا کہ مجھے ضرورت نہیں میں روٹی لنگر سے کھا لوں گا حضرت اقدس کو میرا جلدی آنا پسند آیا اور آئندہ خدمت ملنے کا وعدہ فرمایا۔ میں نے ایک نظم کے ذریعہ بھی خدمت ملنے کی درخواست کی تھی جس پر مجھے امرتسر سے برف لانے کی خدمت ملتی رہی۔

ایک روز حضور نے مجھے در دولت پر بلوا کر اس طرح فرمایا۔ ''میاں مہدی حسین ہم نے آپ کو برف لانے کے لئے بھیجا آپ برف لائے اور ہم نے گھر میں اور مولوی عبدالکریم صاحب نے بھی پی تم کو ثواب ہوا۔ دوبارہ پھر ہم نے بھیجا اور تم لائے۔ سب نے پی۔ تیسری بار تم پھر لائے اب چوتھی بار ہمارا ارادہ تھا کہ کسی اور کو بھیجیں مولوی حافظ غلام محی الدین صاحب کا نام لیا (اس وقت حضرت اقدس کا چہرہ نہایت بشاش تھا میں نے عرض کی کہ حضور چارپائی پر (جو پاس پڑی تھی) تشریف رکھیں۔ حضور تلطف سے بیٹھ گئے اور میں پاؤں دبانے لگ گیا۔) مگر ہم نے چاہا کہ یہ خدمت بھی ہم آپ کو ہی دیں'' میں نے عرض کی حضور میری تو یہی تنخواہ اور یہی غذا ہے کہ حضور خدمت فرماویں حضور نے فرمایا کہ ''میں اب لوئی لا دیتا ہوں اور آپ برف لینے چلے جائیں'' یہ معاملہ میرے لئے نہایت خوشکن تھا۔

مجھے لاہور امرتسر جانے کی خدمت ملتی رہی باقی بیکار وقت کے لئے میں نے کوئی کام کی فکر کی۔ میر صاحب قبلہ مرحوم نے ایک روز حضرت اقدس سے خود ہی عرض کی کہ ان کو یعنی مجھے کپڑا دھونے کے لئے صابون۔ حجامت اور جوتی کی مرمت کے لئے کچھ کسی قدر تنخواہ ماہوار ملنی چاہئے۔ حضور نے فرمایا میرے پاس گنجائش نہیں ایک روپیہ اس وقت لے لو۔ میر صاحب روپیہ لے کر میرے گھر پر پہنچے۔ تو میں نے عرض کی کہ حضور کو آپ یہ تکلیف نہ دیں۔ میں تنخواہ خداتعالیٰ سے لے لوں گا۔

اس کے بعد میں نے ضروریات کے لئے خداتعالیٰ کی جناب میں عرض کی تو رات کو دیکھا میں میانمیر مشرقی جنوبی ریلوے کی سڑک پر جو اونچی ہے بیٹھا ہوں اور کوئی میرے سر کی طرف سے مجھے کہتا ہے۔ ''مانگ کیا مانگتا ہے'' میں نے کہا مجھے صرف قادیان میں رہنے کے لئے سات آٹھ روپیہ ماہوار کی ضرورت ہے زیادہ کی نہیں تو اس نے کہا ارے خدا سے بھی مانگا تو آٹھ روپے مانگے جا تجھ کو آٹھ روپے دے دئے۔ میں نے جواباً کہا مجھے قاضی عبداللہ کی طرح ساٹھ ستر کی ضرورت نہیں۔ میں مالدار نہیں بننا چاہتا (قاضی عبداللہ صاحب کے والد ماجد نے مجھے یہ فقرہ کہا تھا کہ میں چاہتا ہوں۔ میرا بچہ ساٹھ ستر روپے کی نوکری کر سکے اس لئے پڑھاتا ہوں) صبح کو میں قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم والد قاضی عبداللہ کے پاس اسی مناسبت سے گیا کہ میں کچھ کام خالی وقت میں کرنا چاہتا ہوں انہوں نے مجھے سوڈا واٹر کا کام کرنے کی ترغیب دی اور روپیہ بھی مہیا کرنے کو کہا اور ساتھ قاضی عبدالرحیم صاحب بڑے بیٹے کی شرکت بھی تجویز کی پھر کہا گزشتہ سال جس شخص نے یہ کام کیا تھا اس سے پوچھو۔ کیا منفعت ہوئی تھی میں اس غرض سے بابو محمد افضل صاحب ایڈیٹر بدر کے پاس گیا انہوں نے کہا کچھ کام کرنا چاہتے ہو میں نے کہا ہاں۔ تو کہا میرے پاس منشی کی جگہ خالی ہے میں نے کہا تنخواہ کیا ہو گی تو بتلایا کہ آٹھ روپیہ مجھے آگے گنجائش کلام نہ رہی۔ ان کے اصرار پر حضرت اقدس کے حضور اطلاعی عریضہ لکھا گیا اور کام کرنے لگا۔

گورداسپور میں مقدمات کے لئے کتابوں کی ضرورت ہوئی تو مفتی فضل الرحمٰن صاحب نے حضرت اقدس سے رات کو ہمراہ لے جانے کی غرض سے مجھے طلب کیا۔ حضور نے فرمایا ''میاں مہدی حسین یہ جنگ کا وقت ہے۔ تم سب کام چھوڑ کر مفتی صاحب کے ساتھ چلے جاؤ'' میں نے بسر و چشم منظور کر کیا اس کے بعد تین مرتبہ مجھے بلا کر تاکید فرمائی۔ میں نے عرض کی کہ **اب حضور کے حکم کے بعد ملکہ وکٹوریہ بھی مجھے منع کرے تو میں ہرگز نہ مانوں گا اور میں نے کہا کہ جس وقت بھی مجھے حکم ہو میں ہر طرح تیار ہوں۔** کتابوں کے لے جانے میں ایک کتاب کی کمی تھی جو کہیں سے نہ ملتی تھی۔ میرے دفتر میں ایک نسخہ موجود تھا میں نے لا کر پیش کر دیا۔ **حضور بہت خوش ہوئے اور دیر تک میرے نام کے مختلف معنے بیان فرماتے رہے۔''**

...........بعد میں میں نے...........الحکم میں کام شروع کیا تو ان سے پہلے یہ شرط کر لی کہ حضرت کا کام مقدم ہو گا۔ تین چار ماہ کے بعد **حضرت اقدس نے مجھے اپنے آستانہ پر چند روز کے لئے بلوا لیا مگر میں پھر واپس نہیں گیا اور کتب خانہ کا کام حضرت کے حکم سے آخر ایام تک کرتا رہا۔''**

شمع احمدیت کے یہ پروانے حضرت اقدس کے وصال کے بعد عمر بھر آپ کی یاد میں ماہی بے آب بنے رہے۔ جونہی درگاہ صداقت کے یہ فدائی وشیدائی اپنے محبوب آقا کا ذکر کرتے تھے اشکبار ہو جاتے تھے سیدنا حضرت المصلح الموعود نے اپنی کیفیت اپنے شعری کلام میں یوں بیان فرمائی۔

چھلک رہا ہے مرے غم کا آج پیمانہ
کسی کی یاد میں میں ہو رہا ہوں دیوانہ
زمانہ گذرا کہ دیکھیں نہیں وہ مست آنکھیں
کہ جن کو دیکھ کے میں ہو گیا تھا مستانہ
وہ جس کے چہرہ سے ظاہر تھا نور ربانی
ملک کو بھی جو بناتا تھا اپنا دیوانہ
کہاں ہے وہ کہ ملوں آنکھیں اس کے تلووں سے
کہاں ہے وہ کہ گروں اس پہ مثل پروانہ

بقیہ صفحہ 5 احمدیت کا تذکرہ

اور وسیلے سے حضرت اقدس مسیح موعود سے متعارف ہونے کے بعد ایک جرمن عورت نے بھی اپنا اخلاص بھرا خط حضرت اقدس کی خدمت میں روانہ فرمایا جسے اخبار بدر نے ''جرمنی سے ایک اخلاص بھرا خط'' عنوان کے تحت درج فرمایا ہے:۔

''ملک جرمنی کے شہر پاسنگ سے ایک لیڈی مسمات مسز کیرولامین کا ایک خط حضرت اقدس مسیح موعود کی خدمت میں گزشتہ ڈاک ولایت میں پہنچا ہے جس سے ظاہر ہے کہ اس سلسلہ کی اشاعت ان ممالک میں بھی اپنا قدم رکھے ہوئے ہے۔ لیڈی صاحبہ تحریر فرماتی ہیں:

''میں کئی ماہ سے آپ کا پتہ تلاش کر رہی تھی تا کہ آپ کو خط لکھوں اور آخر کار اب مجھے ایک شخص ملا ہے جس نے مجھے آپ کا ایڈریس دیا ہے... میں آپ سے معافی چاہتی ہوں کہ میں آپ کو خط لکھتی ہوں لیکن بیان کیا گیا ہے کہ آپ خدا کے بزرگ رسول ہیں اور مسیح موعود کی قوت میں ہو کر آئے ہیں اور میں دل سے مسیح کو پیار کرتی ہوں، مجھے ہند کے تمام معاملات کے ساتھ اور بالخصوص مذہبی امور کے ساتھ دلچسپی حاصل ہے۔ میں ہند کے قحط، بیماری اور زلازل کی خبروں کو افسوس کے ساتھ سنتی ہوں اور مجھے یہ بھی افسوس ہے کہ مقدس رشیوں کا خوبصورت ملک اس قدر بُت پرستی سے بھرا ہوا ہے۔ ہمارے لارڈ اور نجات دہندہ مسیح کے واسطے جو اس قدر جوش آپ کے اندر ہے اُس کے واسطے میں آپ کو مبارک باد کہتی ہوں اور مجھے بڑی خوشی ہو گی کہ اگر آپ چند سطور اپنے اقوال کے مجھے تحریر فرماویں۔ میں پیدائش سے جرمن ہوں اور میرا خاوند انگریز تھا۔ اگرچہ آپ شاندار قدیمی ہندوستان قوموں کے نور کے اصلی پُوت (مراد غالباً بیٹے ہیں۔ ناقل) ہیں تاہم میرا خیال ہے کہ آپ انگریزی جانتے ہوں گے۔

اگر ممکن ہو تو مجھے اپنا ایک فوٹو ارسال فرماویں۔ کیا دنیا کے اس حصہ میں آپ کی کوئی خدمت ادا کر سکتی ہوں۔ آپ یقین رکھیں پیارے مرزا کہ میں آپ کی مخلصہ دوست ہوں۔

''مسز کیرولامین''

(بدر 14 مارچ 1907ء صفحہ 2)

ایک صدی سے بھی زائد عرصہ قبل اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدوں کو پورا کرتے ہوئے ''جاء المسیح جاء المسیح'' کی جو آواز جرمنی میں پہنچائی تھی، آج اُسی آواز میں بے حد وسعت پیدا کر کے اللہ تعالیٰ نے ایک مرتبہ پھر اپنے مبعوث کردہ امام اور مسیح الزماں کی صداقت کو بڑی شان و شوکت سے پورا کر دیا ہے۔

فہرست نماز جنازہ غائب

مکرم منیر احمد جاوید صاحب پرائیویٹ سیکرٹری لندن تحریر کرتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 14 مارچ 2013ء کو بیت الفضل لندن میں قبل نماز ظہر درج ذیل افراد کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

مکرمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ

مکرمہ سیدہ بشریٰ صاحبہ اہلیہ مکرم سید صدق المرسلین صاحب ساؤتھ آل یوکے مورخہ 11 مارچ 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ نے ساؤتھ آل میں لمبا عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ بچوں کی نیک تربیت کی اور ان میں خدمت دین کا شوق پیدا کیا۔ آپ بہت نیک، دعاگو، صوم وصلوٰۃ کی پابند، مخلص اور فدائی خاتون تھیں۔ آپ کی ایک بیٹی مکرمہ نویدہ شاہ صاحبہ مرکزی بائبل ریسرچ سیل کی انچارج ہیں۔

نماز جنازہ غائب

مکرمہ خورشید بی بی باجوہ صاحبہ

مکرمہ خورشید بی بی باجوہ صاحبہ اہلیہ مکرم محمد نواز باجوہ صاحب وینکو رکینیڈا مورخہ 2 مارچ 2013ء کو 85 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، کثرت سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والی، چندوں میں باقاعدہ، تقویٰ شعار، غریب پرور، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ 1/5 حصہ کی موصیہ تھیں اور حصہ جائیداد اپنی زندگی میں ہی ادا کر چکی تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 2 بیٹیاں اور 2 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم عبدالمجید نیاز صاحب

مکرم عبدالمجید نیاز صاحب ابن مکرم عبدالرحیم صاحب درویش آسٹن ٹیکساس امریکہ مورخہ 12 فروری 2013ء کو طویل علالت کے بعد 82 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کے دادا حضرت میاں فضل محمد صاحب آف ہرسیاں والے حضرت مسیح موعود کے رفیق تھے۔ آپ نے ابتدائی تعلیم قادیان میں حاصل کی۔ 15 سال کی عمر میں مولوی فاضل کا امتحان پاس کیا۔ دوران ملازمت حیدرآباد میں قائد خدام الاحمدیہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ آپ کو اردو کے علاوہ عربی زبان پر بھی مہارت حاصل تھی۔ نمازوں کے پابند، دعاگو، باقاعدگی سے قرآن کریم کی تلاوت کرنے والے، عزیز واقارب کے خیر خواہ اور صلہ رحمی کا خاص خیال رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ مرحوم 1/9 حصہ کے موصی تھے۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ

مکرمہ جمیلہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سید رحمت علی شاہ صاحب مرحوم کراچی مورخہ 29 دسمبر 2012ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند، چندوں میں باقاعدہ اور مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی، نظام جماعت کی اطاعت گزار، خلافت سے انتہائی پیار ووفا اور اخلاص کا تعلق رکھنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور سات بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم سید عامر شاہ صاحب آجکل کراچی میں مربی سلسلہ ہیں اور خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔ اس کے علاوہ آپ کے دو نواسے جامعہ احمدیہ یوکے میں پڑھ رہے ہیں۔

مکرمہ امۃ الحی صاحبہ

مکرمہ امۃ الحی صاحبہ اہلیہ مکرم حنیف احمد صاحب دارالنصر وسطی ربوہ مورخہ 10 نومبر 2012ء کو 49 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ آپ نے لمبا عرصہ محلّہ میں لجنہ اماء اللہ کی سیکرٹری مال کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ کچھ عرصہ صدر لجنہ اماء اللہ بھی رہیں۔ بے شمار خوبیوں کی مالک، خدمت خلق کے جذبہ سے سرشار، نظام خلافت اور نظام جماعت کی اطاعت گزار، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ 2 بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم مبارک احمد ملک صاحب

مکرم مبارک احمد ملک صاحب ابن مکرم عبدالسبحان صاحب کراچی حال ڈیلس امریکہ گزشتہ دنوں 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم حضرت میاں اللہ دتہ صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے نواسے تھے۔ آپ کو مختلف جماعتی عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ حضرت مصلح موعود نے جب حفاظت مرکز کی تحریک فرمائی تو انہوں نے بھی اپنا نام پیش کیا اور خدمت کی توفیق پائی۔ بعد ازاں فرقان بٹالین میں بھی خدمت بجالاتے رہے۔ کراچی میں اور پھر امریکہ میں قیام کے دوران مختلف حیثیتوں سے جماعت کی خدمت کی توفیق پائی۔ آپ نے حج بیت اللہ کی سعادت بھی پائی۔ مرحوم بہت کم گو، نیک، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت اور نظام جماعت کے ساتھ اطاعت کا گہرا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم محمد صادق گھمن صاحب

مکرم محمد صادق گھمن صاحب برلن جرمنی مورخہ 18 جنوری 2013ء کو 59 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ مرحوم حضرت بہاول بخش گھمن صاحب رفیق حضرت مسیح موعود کے پوتے تھے۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، استباز، امانت دار، مالی قربانی اور دیگر تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے، غریب پرور، نیک اور متقی انسان تھے۔ دعوت الی اللہ کا بہت شوق تھا۔ جیب میں ہر وقت لٹریچر رکھتے تھے۔ ساری اولاد کی بہت اچھی تربیت کی۔ آپ نے گھر میں بیت الذکر کا انتظام کیا ہوا تھا۔ سب گھر والوں کو باجماعت نمازوں میں شامل کرتے تھے۔ آبائی گاؤں میں مخالفین نے آپ کو دو دفعہ قتل کرنے کی کوشش کی مگر اللہ نے اپنے فضل سے محفوظ رکھا۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ ایک بیٹی اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرم رانا محمد ایوب خان صاحب

مکرم رانا محمد ایوب خان صاحب ابن مکرم رانا عبدالعزیز خان صاحب ملتان حال جرمنی مورخہ 20 نومبر 2012ء کو 50 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ کو زمانہ طالب علمی سے ہی جماعت کی خدمت کا بہت شوق تھا۔ اپنی لوکل جماعت میں سیکرٹری مال، نائب صدر حلقہ، سیکرٹری دعوت الی اللہ اور زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ ملتان میں انہیں مخالفت اور دھمکیوں کا بھی سامنا رہا جس کی وجہ سے 2012ء میں آپ جرمنی شفٹ ہوگئے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔

مکرم عبدالرشید گورایہ صاحب

مکرم عبدالرشید گورایہ صاحب ابن مکرم عبدالعزیز راہی صاحب لاہور مورخہ 2 فروری 2013ء کو 77 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ آپ نے اپنے حلقہ میں زعیم انصاراللہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، ضرورت مندوں کی مدد کرنے والے، صابر وشاکر اور اچھے اخلاق کے مالک، نیک اور مخلص انسان تھے۔ خلافت سے انتہائی پیار اور اخلاص کا تعلق تھا۔ مرحوم موصی تھے پسماندگان میں 4 بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

مکرمہ رضیہ جبار صاحبہ

مکرمہ رضیہ جبار صاحبہ اہلیہ مکرم عبدالجبار صاحب مرحوم جھنگ صدر مورخہ 9 جنوری 2013ء کو وفات پاگئیں۔ آپ نے 14 سال بحیثیت صدر لجنہ اماء اللہ ضلع جھنگ خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کی پابند، قرآن کریم کی باقاعدگی سے تلاوت کرنے والی، صابرہ وشاکرہ، حوصلہ مند، ہر حال میں خوش رہنے والی، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ

مکرمہ نصیرہ بیگم صاحبہ المعروف نذیراں اہلیہ مکرم رفیق احمد صاحب ربوہ مورخہ 5 مارچ 2013ء کو وفات پاگئیں۔ آپ کی والدہ چھوٹی عمر میں ہی وفات پاگئی تھیں۔ آپ نے حضرت صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ کے ہاں پرورش اور تربیت پائی اور انہوں نے ہی آپ کی شادی بھی کروائی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، خلافت کی فدائی، ہر مالی تحریک میں حصہ لینے والی، صابر وشاکر، مہمان نواز، نیک اور خوش اخلاق خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ

مکرمہ مختاراں بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم محمد ایوب صاحب فیکٹری ایریا ربوہ مورخہ 18 فروری 2013ء کو بقضائے الٰہی وفات پاگئیں۔ آپ صوم وصلوٰۃ کی پابند نیک، مخلص اور باوفا خاتون تھیں۔ جب 1974ء میں حالات خراب ہوئے تو آپ کے میاں اپنا سب کچھ چھوڑ کر ربوہ منتقل ہوگئے اور اس کے بعد حضور انور کے والد صاحب کی زمینوں پر منشی کے طور پر خدمت بجالاتے رہے۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

دورہ نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل

مکرم رفیع احمد صاحب نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل آجکل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے حصول کیلئے ضلع مظفر گڑھ کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت واراکین عاملہ، مربیان کرام اور صدران جماعت سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

زیادہ بیٹھنے کی عادت جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے

ایک نئی تحقیق میں کہا گیا ہے کہ زیادہ بیٹھنے کی عادت جان لیوا ہوسکتی ہے، آسٹریلیا کی ایک یونیورسٹی میں ہونے والی اس تحقیق کے مطابق ایسے افراد جن کا زیادہ وقت بیٹھ کر کام کرنے میں گزرتا ہے انہیں شوگر، بلڈ پریشر، کینسر اور دل کی بیماریاں ہونے کے امکانات عام لوگوں سے زیادہ ہوتے ہیں، ماہرین کا کہنا ہے کہ ٹرک ڈرائیور اور ایسے شعبوں سے وابستہ افراد جو آفسز میں روزانہ 4 سے 8 گھنٹے بیٹھ کر کام کرتے ہیں کے معمولات زندگی میں جسمانی حرکت بہت کم رہ جاتی ہے جس کی وجہ سے وہ بہت کم توانائی صرف کرتے ہیں جس سے ان کا جسم بیماریوں کا شکار ہو جاتا ہے، ماہرین نے صحت مند زندگی کیلئے ورزش اور روزانہ کی چہل قدمی پر زور دیا ہے۔

(روزنامہ دنیا 22 فروری 2013ء)

کارگو جہاز سے 2600 زندہ سانپ برآمد

ہانگ کانگ میں ایک پرواز سے 2600 زندہ سانپ برآمد ہوگئے۔ بتایا گیا ہے کہ تھائی لینڈ سے آنے والی ایک پرواز میں موجود ایک کھیپ پر پھل لکھا ہوا تھا تاہم جب کسٹمز حکام نے اسے کھول کر دیکھا تو اس میں 2400 عام درجے کے سانپ اور 200 کوبرا سانپ موجود تھے۔ ان سانپوں کے بارے میں یہ معلوم نہیں کہ انہیں کس مقصد کیلئے بھیجا گیا تھا تاہم خیال کیا جاتا ہے کہ یہ سانپ جنوبی چین کے کھانوں میں استعمال کئے جاتے ہیں جہاں انہیں انتہائی لذیذ شمار کیا جاتا ہے۔ (روزنامہ دنیا 10 فروری 2013ء)

درخواست دعا

۞ مکرم منور احمد صاحب واہلہ نائب افسر حفاظت قصر خلافت تحریر کرتے ہیں کہ میری والدہ محترمہ وزیر بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد حسین واہلہ صاحب مرحوم دارالنصر غربی اقبال ربوہ کو سینے پر کچھ عرصہ سے ایک پھنسی ہے کافی علاج کروایا مگر افاقہ نہ ہوا۔ مورخہ 25 مارچ 2013ء کو کراچی کے ایک ہسپتال میں آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ آپریشن کامیاب کرے اور بعد کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے۔ آمین

۞ مکرم چوہدری افتخار احمد باجوہ صاحب بحرین تحریر کرتے ہیں کہ میری اہلیہ محترمہ عابدہ افتخار صاحبہ کے رحم کا آپریشن متوقع ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر قسم کی پریشانی سے محفوظ رکھے۔ آپریشن کامیاب کرے اور ہر قسم کی پیچیدگی سے بچائے۔ آمین

۞ مکرم منصور احمد صاحب ابن مکرم نذر محمد صاحب کارکن دارالضیافت ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ خاکسار کی ساس محترمہ ارشاد بی بی صاحبہ زوجہ محترم ظفر علی صاحب لنگاہ آف ادرحماں ضلع سرگودھا تین چار ماہ سے شدید علیل ہیں۔ گردوں میں انفیکشن اور ہیپاٹائٹس C ہے۔ احباب سے شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

۞ مکرم راشد محمود منہاس صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں کہ خاکسار کے بڑے بھائی مکرم زاہد محمود منہاس صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ کوٹ عبدالمالک کے کندھے کی ہڈی موٹر سائیکل ایکسیڈنٹ کی وجہ سے ٹوٹ گئی تھی۔ آپریشن ہوگیا ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور مزید ہر قسم کی پیچیدگی سے محفوظ رکھے۔ آمین

ربوہ میں طلوع وغروب 22۔ مارچ

طلوع فجر	4:44
طلوع آفتاب	6:08
زوال آفتاب	12:16
غروب آفتاب	6:23

DEUTSCHE SPRACH SCHULE
INSTITUTE OF GERMAN LANGUAGE
جرمن زبان سیکھئے
یکم مارچ سے نئی کلاسیں شروع ہوں گی
GOETHE کا کورس اور ٹیسٹ کی مکمل تیاری کروائی جاتی ہے۔ رابطہ: عمران احمد ناصر
مکان نمبر 51/17 دارالرحمت وسطی ربوہ 0334-6361138

تریاق مثانہ
کثرت پیشاب کی مفید ترین دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

مکان برائے فروخت
ربوہ کے بالکل وسط میں دارالصدر جنوبی ربوہ بالمقابل ایوان محمود مکان 3/13 برائے فروخت ہے
رابطہ: انس احمد ابڑو حال لندن
فون: 0044-7917275766
(ڈیلر حضرات سے معذرت)

بوتیک ہی بوتیک
اٹھوال فیبرکس
فینسی ورائٹی کا مرکز
ملک مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: الطاف احمد: 0333-7231544

کسی بھی معمولی یا پیچیدہ خطرناک آپریشن سے پہلے
الحمید ہومیو کلینک اینڈ سٹورز
ہومیو فزیشن ڈاکٹر عبدالحمید صابر (ایم۔اے)
عمر مارکیٹ نزد اقصیٰ چوک ربوہ فون: 0344-7801578

جرمن، لوکل ہومیو اور کیورٹیو ادویات
کیورٹیو ادویات کی وسیع رینج کے علاوہ جرمن و لوکل ہومیو ادویات، مدر ٹنکچرز، بائیوکیمک ادویات، گولیاں ٹکیاں، خالی ڈبیاں و ڈراپرز، نیز 117 ادویات کے بریف کیسز دستیاب ہیں
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی کالج روڈ ربوہ فون: 6213156

سٹار جیولرز
سونے کے زیورات کا مرکز
حسین مارکیٹ ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: تنویر احمد
047-6211524
0336-7060580
starjewellers@ymail.com

STUDY IN GERMANY
www.erfolgteam.com
The only German based firm in affiliation with the universities offers you study opportunity in Germany
With or Without German Language
Quick Package for students with:
- Intermediate (Pre-Eng., Pre-Medical, General Science, Economics, Computer Science, Commerce, etc.)
- Bachelor & Master (B.Sc., B.C.S., B.Eng., B.Com., B.B.A. and other technical fields, etc.)
- A-Level (with 4 subjects, 1 language)
Best offer for PHARMACY & MEDICAL field students
Fresh candidates preferred
ADMISSION IN JUST 2 WEEKS
EMBASSY APPEARANCE IN JUST 5 WEEKS
Consultancy +Admission + Embassy documentation + Interview preparation, Even after reaching Germany, pick up service from Airport till University
Please contact your ErfolgTeam Consultants in Germany
Office Tel: +49 6150 8309820, Mob: +49 176 56433243, +49 1577 5635313
www.erfolgteam.com Email: info@erfolgteam.com Skype ID: erfolgteam

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ
FRS RABWAH
فیوچر ریس سکول ربوہ
- یورپین طرز تعلیم، کوئی ہوم ورک نہیں۔
- بی ایس سی اور ماسٹرز ٹیچرز کی ضرورت ہے
- نرسری تا پنجم داخلے جاری ہیں۔
دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ
فون: 047-6213194 موبائل 0332-7057097

FR-10